© rasailojaraid.com

دینی مدارس میں جدید تعلیم کا مسئلہ

(۱)

دینی مدارس کی سند۔ چند توجہ طلب مسائل

O مولانا مشتاق احمد O

برصغیر میں دینی مدارس کی تاریخ، نصاب اورنتائج پر برسوں سے اہل علم گفتگو کرتے چلے آرہے ہیں۔ دینی مدارس کے متعلق تین قسم کے نقطہ ہائے نظر پائے جاتے ہیں:

ایک گروہ درس نظامی کے چار سو سال پرانے نصاب میں کسی قسم کی تبدیلی کا روادار نہیں ہے۔ان پر اتنا سخت جمود طاری ہے کہ باید وشاید۔احقر نے بعض اہل علم کو یہ کہتے سنا کہ الحمدللہ میں نے تین دفعہ شرح جامی پڑھی ہے۔اس گروہ کا ایک طرز یہ بھی ہے کہ طلبہ کو بعض کتب مثلاً شرح مائۃ عامل، کافیہ وغیرہ حفظ کراتے ہیں۔راقم کو بعض ایسے حافظ طلبہ سے طالب علمی کے دور میں ملنے کا اتفاق ہوا ہے۔تیسیر المنطق ابتدائی طلبہ کے لیے ایک مشکل کتاب ہے اوراس مشکل کے ازالہ کے لیے بہت سی شروح تو لکھ دی گئی ہیں لیکن تیسیر المنطق کی جگہ تسہیل المنطق وغیرہ کو داخل نصاب کرنا گوارا نہیں کیا گیا۔اس طبقہ کے جمود کی مثالوں کا احاطہ کرنے لیےایک الگ مقالہ درکار ہوگا۔

دوسرا گروہ اس قدیم نصاب میں مناسب تبدیلیاں کرنے کا خواہاں ہے۔مخدوم العلماء محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری قدس سرہ تبدیلی نصاب کے ایک دور میں پر جوش داعی تھے۔لیکن وفاق المدارس کے سربراہ ہونے کے باوجود وہ یہ تبدیلیاں نہ لا سکے۔معلوم نہیں بعد میں ان کی رائے بدل گئی تھی یا وفاق المدارس کو اسم بامسمیٰ بنانے کا تقاضا غالب آیا اور دینی مدارس کو انتشار سے بچانے کے لیے وہ یہ قدم نہ اٹھا سکے۔

تیسرا گروہ سیکولر ذہن رکھتا ہے اوران کے پاس دینی مدارس کا ناطقہ بند کرنے کے لیے بے شمار اعتراضات ہیں، مثلاً:

۱۔دینی مدارس ’’بنیاد پرستی‘‘ اور ’’دہشت گردی‘‘ کی تعلیم دیتے ہیں۔

۲۔مدارس میں عصری تعلیم کا انتظام نہیں ہے۔وہاں ڈاکٹری، انجینئرنگ وغیرہ کے کورس نہیں کرائے جاتے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۳۔ مدارس کا نصاب یکسر بدل دینا چاہیے۔ دنیا چاند پر پہنچ گئی اور مولوی صاحبان ہنوز صدیاں پیچھے ہیں۔
۴۔ یہ مدارس فرقہ واریت پھیلانے کے مراکز ہیں۔ وغیرہ

اس وقت پہلا گروہ بھی ہمارا مخاطب نہیں ہے کہ ہم ان کو جمود توڑنے پر قائل کرنے لیے دلائل دیں۔ تیسرے گروہ کے دینی مدارس پر اعتراضات ہمارے نزدیک خلوص پر مبنی نہیں ہیں۔ زیادہ تر بیورو کریٹ اور حکمران اپنی آزادی کے لیے دینی مدارس کو خطرہ سمجھتے ہیں اور ان کے اعتراضات دینی مدارس کو دبانے کے لیے ہوتے ہیں۔ خلوص رکھنے والے ان معترضین میں بہت کم ہیں۔ تاہم اس بات کا جائزہ لینے کی واقعتاً ضرورت ہے کہ ان کے اعتراضات کس حد تک جائز ہیں اور ان کا تدارک کیسے کیا جا سکتا ہے۔

احقر دوسرے گروہ سے تعلق رکھنے والے اکابر کی خدمت میں چند گزارشات پیش کرنا چاہتا ہے۔ ان سے التماس ہے کہ وہ ''ما قال'' پر نظر فرمائیں اور ''من قال'' کو نظر انداز فرما دیں۔ الحکمة ضا لة المو من کا تقاضا یہی ہے۔

جدید چیلنج کا مقابلہ اور عصری تقاضوں کی رعایت دین اسلام کی بنیادی خصوصیت ہے۔ نبی کریم ﷺ کا خانہ کعبہ کے طرز تعمیر کو تبدیل نہ کرنا اس بات کی واضح مثال ہے۔ فقہ حنفی میں، جس کے ماننے والے دنیا میں کروڑوں کی تعداد میں ہیں، عصری تقاضوں کی رعایت پر مبنی قواعد وضوابط موجود ہیں۔ حضرت امام ابوحنیفہؒ نے فرمایا ''انا نستعد للبلاء قبل نزولها فاذا ما وقع عرفنا الد خول فيه والخر و ج منه۔'' ہم مصیبت آنے سے پہلے اس کے مقابلہ کے لیے تیاری کر لیتے ہیں تا کہ جب وہ پیش آئے تو ہمیں معلوم ہو کہ اب کیا کرنا ہے۔ اور مزید فرمایا ''لو لا هذا ليقى النا س فى الضلا لة'' اگر یہ پیشگی تیاری نہ ہو تو لوگ گم کردہ راہ ہو جائیں۔

دینی مدارس میں عصری تقاضوں کی رعایت کرنے کے متعلق مولانا رضوان القاسمی لکھتے ہیں:

> ''جدید چیلنج کے مقابلہ اور عصری تقاضوں کی رعایت سے میری مراد یہ ہے کہ طالبان مدارس درس گاہوں کے مضبوط حصار سے باہر کے بعد جن حالات سے دوچار ہوں، وہ ان کے لیے نامانوس اور اجنبی نہ ہوں اور وہ یہ سوچنے پر مجبور نہ ہو جائیں کہ انہوں نے اپنی عمر کا ایک معتد بہ حصّہ ایک ایسے قلعہ میں بند رہ کر گزارا ہے جس کا باہر کی دنیا سے کوئی رشتہ نہ تھا بلکہ وہ اس پوزیشن میں ہوں کہ موجودہ تمدن کو، جس کے رگ و پے میں الحاد ودہریت کا خون دوڑ رہا ہے، جس میں علوم ومعارف کے ذریعہ خالق کائنات سے تعلق جڑنے کے بجائے ٹوٹنے اور قرار کے بجائے فرار کی تعلیم دی جاتی ہے، اسلام اور اخلاقی سانچہ میں ڈھال کر مسلمان بنا سکیں۔ اسلام کے پیش کردہ نظام حیات اور اس کے تمام شعبوں پر ان کو گہری بصیرت حاصل ہو۔ اسلام کے خلاف ہونے والے فکری اور نظریاتی اعتراضات سے بھی وہ نابلد نہ ہوں۔ اس کا مسکت جواب دینے کی بھی صلاحیت رکھتے ہوں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اوراس کا جذبہ بھی اوراس پر کامل وقوف بھی۔''

(دینی مدارس اور عصر حاضر صفحہ ۲۱،۲۲ بحوالہ برصغیر کے دینی مدارس از مولانا محمد عیسیٰ منصوری ص ۲۳،۲۴)

دینی مدارس کا آٹھ سالہ نصاب پڑھنے کے باوجود ایک فاضل درس نظامی جو مشکلات اپنے لیے محسوس کرتا ہے، اس کی چند مثالیں درج ذیل ہیں:

۱۔ آٹھ سال دینی تعلیم پانے کے باوجود وہ فاضل اتنی استعداد نہیں رکھتا کہ اسلام کی حقانیت پر کسی نجی یا عوامی مجلس میں آدھ پون گھنٹہ سنجیدہ گفتگو کر سکے۔

۲۔ تحریر کا ملکہ نہ ہونے کے برابر ہوتا ہے۔ بیشتر دینی رسائل کے متعلق ہماری سوچی سمجھی رائے یہ ہے کہ ان کو شائع کرنا اور قارئین کا ان کو پڑھنا وقت اور وسائل کے ضیاع کے سوا کچھ نہیں۔ اکثر فضلا شستہ انداز تحریر سے محروم ہیں۔

۳۔ فضلا تاریخ سے بالکل بے خبر ہوتے ہیں جس کی وجہ یہ ہے کہ خود مسلمانوں کی چودہ سو سالہ تاریخ کے متعلق کوئی مستند کتاب نصاب میں شامل نہیں ہے۔

۴۔ ہمارے فضلا انگریزی تو ایک طرف، عربی بولنے اور لکھنے سے بھی قاصر ہیں حالانکہ دور جدید میں دعوت دین کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لیے انگریزی اور عربی میں مافی الضمیر کے اظہار پر قدرت ضروری ہے۔ اس کے بغیر دین کی وسیع خدمت کا حق ادا نہیں ہو سکتا۔

اس کے علاوہ دینی مدارس کے نظام کی ایک بڑی خامی یہ ہے کہ اساتذہ کرام کو طریقہ تدریس کی تربیت دینے کا کوئی منظّم طریقہ کار موجود نہیں ہے جس کے نتیجہ میں تعلیمی زوال جنم لے رہا ہے۔

آمدم برسر مطلب! امام ابوحنیفہ کے فرمان کو ایک مرتبہ پھر دہرا لیجیے کہ ''مصیبت آنے سے پہلے ہم اس کے مقابلہ کی تیاری کر لیتے ہیں تاکہ جب وہ پیش آئے تو ہمیں معلوم رہے کہ اب کیا کرنا ہے۔'' اس دائرے میں تو ہمارے دینی مدارس کی خدمات کا کوئی انکار نہیں کہ ان کی بدولت مساجد کے لیے مؤذن، امام اور خطیب وافر بلکہ زائد از ضرورت مقدار میں میسر ہیں۔ ان عہدوں کے لیے کبھی اشتہار بازی نہیں کرنی پڑی۔ کبھی کسی مسجد میں ایسا واقعہ پیش نہیں آیا کہ امام میسّر نہ ہونے کی وجہ سے دو چار وقت نماز باجماعت نہ ہو سکی ہو۔ لیکن عصر حاضر کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لیے کوئی اجتماعی منصوبہ بندی نہیں ہے۔ اس کی واضح مثال دینی مدارس کی اسناد کا بحران ہے۔ ہماری ناقص رائے کے مطابق یہ درست ہے کہ یہ بحران حکومتی اشاروں پر پیدا ہوا اور اس کا مقصد مجلس عمل کو بلیک میل کرنا ہے۔ یہ بھی درست ہے کہ ان اسناد کے متعلق حکومتی پالیسیوں میں واضح تضاد ہے۔ یہ سب درست ہے لیکن اصل مسئلہ یہ ہے کہ کیا کبھی دینی مدارس کے ارباب بست وکشاد نے یہ سوچا کہ جہاں ہم خالص دینی علوم کے علما تیار کر رہے ہیں، وہاں

© rasailojaraid.com